مطالعہ کی میز پر

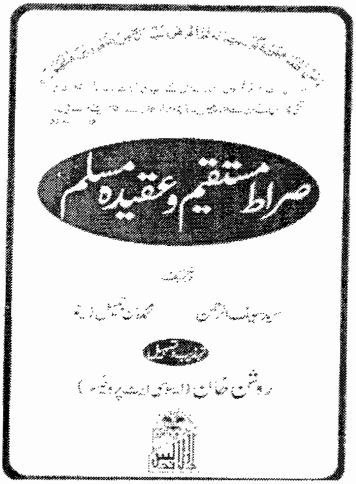

نام کتاب: صراط مستقیم وعقیدہ مسلم

مصنف : سید سیف الرحمٰن ۔ محمد بن جمیل زینو

تہذیب وتسہیل: پروفیسر روشن خان

صفحات: 50 قیمت: 5

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فیصل آباد

تبصرہ نگار: مولانا محمد ادریس سلفی جامعہ سلفیہ

سابقہ ادیان کی تاریخ اور آپ کی پیش گوئیاں اس امر کی غماز ہیں کہ اس دائمی اور ابدی روشنی اسلام کو دھندلا کرنے کی سعی نامشکور ہو کر رہے گی اور کثیر تعداد لباس تقوی میں رہزنی کرتی اور لٹتی لٹاتی رہے گی۔ مگر اس میں شک نہیں کہ ہمیشہ انبیاء و رسل نے حق وباطل کو" لیلھا کنھار "کی ماخذ واضح کر دیا۔

زیر نظر مکتوب اپنے حجم کے اعتبار سے اگرچہ ایک کتاب کی بجائے پمفلٹ اور کتابچہ کہلائے گا۔ لیکن اگر اشیاء کو حجم کی بجائے اہمیت، کارکردگی کے پیمانہ سے دیکھا جائے تو یہ ایک ایسا معمولی کانٹا ہے جس سے کئی فرلانگ لمبی گاڑی ایک رستہ سے دوسرے پر دوڑ سکتی ہے۔ (سٹپٹائی دوڑ سکتی ہے)

اور پھر اس مکتوب میں مصنف اور مرتب جدا جدا ہیں لیکن واقعی مرتب نے وہ کام کر دکھایا ہے جو ایک دانا حکیم پنساری سے ہی اجزاء لے کر ایک تریاق تیار کر دیتا ہے۔

فاضل مرتب و مسہل نے اپنی کاوش کے دوران قاری سے کئی ایک سوالات کیے اور عقل خداوندی سے آسمان کے تارے توڑ لانے والے مفکر سے دریافت کیا ہے کہ آپ عقل سلیم سے کارخانہ خالق حیات کو تو ادھیڑ لیتے ہیں مگر اپنے من کی زندگی اور روح کی زیست والے امور میں اس کی آنکھ پر پٹی باندھ دیتے ہیں آخر کیوں؟

پروفیسر صاحب ذکر کرتے ہیں کہ تشریع کا حق ہر کسی کو نہیں۔ جیسے کرنسی کے کاغذ سے بہتر تو تیار کیا جاسکتا ہے مگر کوئی کرنسی بنا بھی ڈالے تو حکومت کارکردگی کی بجائے ایسا کام ہاتھ میں لینے پر جو صرف حکومت کا تھا اسے انعام کی بجائے سزا کا مستحق گردانے گی تو دین میں شارع کی صف میں کھڑے ہونے والا قابل ستائش کیونکر ہو سکتا ہے!

دین کے معاملہ میں ائمہ کرام نے اپنی زندگیاں خدمت کے لئے وقف کیں" فجزاھم اللہ خیر "اگر آہستہ آہستہ عملاً کوتاہ لوگوں نے انہیں فرقہ بندی کا نشان قرار دے لیا مگر چونکہ ایک راہ ہی ناہموار اختیار ہوگئی چنانچہ وقت کے ساتھ ساتھ اس روشنی نے پھر مذاہب مستقلہ کی صورت اختیار کر لی اور اس پر اکتفا کی بجائے پھر فرقہ بندی کے لیے قصبہ جات اور شہروں کے نام پر مزید ترقی ہوگئی یوں یہ سلسلہ کہاں رکے گا یا پھر قطرہ قطرہ کی صدا خود اسے بند کرے گی؟

پروفیسر صاحب نے منقطی نتیجے سے واضح کیا ہے کہ کچھ ائمہ کرام کے نام پر بٹے ہوئے لوگ انہیں زبانی برحق کہنے کے ساتھ ساتھ ان کو غیر حق ثابت کرنے میں زندگیاں صرف کر دیتے ہیں !!

آخر میں فاضل دوست نے فروع کی بجائے اصول اتباع پر متعدد اسئلہ واجوبہ کے ساتھ مسئلہ کی توضیح کر دی ہے۔

عقلمندوں کے لیے اس کتابچہ میں حساس اشارے اور عام دوستوں کے لیے بہت کچھ موجود ہے۔

اللہ رب العزت پروفیسر صاحب کی اس کاوش کو قبول کر کے مفید عام بنائے اور انہیں اپنا لطیف قلم مزید دین حنیف کے لئے صرف کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین